بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب سے بڑے اور نا قابل معافی گناہ

شرک

کی حقیقت

شرک کی تعریف

لغوی تعریف: اکیلے واحد کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کرنا۔

شرک کی تعریف: شرک نام ہے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، عبادت اور اسماء وصفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنے کا، ربوبیت میں شرک میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاجت روا مشکل کشا مانا جاتا ہے، اور صفات میں شرک کرتے ہوئے کسی غیر کو عالم الغیب تک مانا جاتا ہے اور غالباً شرک اللہ تعالیٰ کی الوہیت وعبادت میں کیا جاتا ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی غیر کو پکارتا ہے، بعض عبادتوں کو اس کے لئے ادا کرتا ہے، جیسے نذر و نیاز، خوف وامید، محبت و تعظیم وغیرہ۔

شرک کیوں سب سے بڑا گناہ ہے؟

مندرجہ ذیل امور کی وجہ سے شرک سب سے بڑا گناہ ہے:

شرک سب سے بڑا ظلم ہے:
(شرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے) (لقمان: 13)

شرک نا قابل معافی گناہ:
(اللہ اس گناہ کو نہیں بخشتا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف فرما دیتا ہے) (النساء: 48)

مشرک پر جنت حرام ہے:
(بے شک جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا اللہ اس پر جنت کو حرام کر چکا ہے، اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں) (المائدۃ: 72)

شرک کے سبب تمام نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں:
(اور اگر وہ لوگ (انبیاء کرام بھی) شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے سب ضائع ہو جاتے) (الانعام: ۸۸) بلکہ خود افضل البشر، سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کو بھی مخاطب کر کے یہی فرمایا (الزمر: 65)

مشرک کا خون ومال حلال ہے:
رسول اللہ (ﷺ) کا ارشاد ہے: (مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کر لیں اور جب لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنے خون ومال کی حفاظت کر لیں گے مگر اس کے حق (شرعی حدود) سے)۔ (البخاري 2786، مسلم 21)

شرک سب سے بڑا گناہ ہے:
رسول اللہ (ﷺ) کا ارشاد ہے: (کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا ضرور بتایئے اے اللہ کے رسول (ﷺ)! آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی)۔ (البخاري 2511، مسلم 87)

شرک کے سبب دشمن کے مقابلے میں کمزوری:
(ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے، اس وجہ سے کہ یہ اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو شریک کرتے ہیں جس کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری، ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور ان ظالموں کے لیے بری جگہ ہے) (آل عمران: 151)

شفاعت سے محرومی:
رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ: (بروز قیامت لوگوں میں کون سب سے زیادہ آپ کی شفاعت کی سعادت حاصل کرے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ میری شفاعت کی سعادت اسے حاصل ہو گی جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار اپنے دل یا نفس کے خلوص کے ساتھ کیا ہوگا)۔ (صحیح بخاری 99)

شرک کی اقسام

شرک کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ **شرکِ اکبر:** جو بندہ کو دائرۂ اسلام سے نکال دیتا ہے اور اس کو ہمیشہ کے لئے جہنم رسید کر دیتا ہے۔ یہ اس صورت میں جب وہ شرک پر ہی مرا ہو، اور توبہ کی توفیق نہ ملی ہو۔ شرکِ اکبر کا مطلب ہے کسی عبادت کو غیر اللہ کے لئے ادا کیا جائے۔ جیسے غیر اللہ سے دعا کرنا وغیرہ۔

۲۔ **شرکِ اصغر:** جس سے بندہ دائرۂ اسلام سے خارج تو نہیں ہوتا، لیکن اس کی توحید میں کمی آجاتی ہے۔ یہ شرکِ اکبر کا ایک ذریعہ ہے جیسے عبادت اللہ کے لیے اخلاص کے ساتھ کرنے کے بجائے ریاکاری ودکھلاوے کے لیے بجالانا اور دیگر ایسے وسائل جو شرک اکبر تک بندے کو لے جاتے ہیں جیسے نظر بد سے بچنے کے لیے تعویذ گنڈہ کرنا وغیرہ۔

اخلاص

اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ اپنے تمام اعمال، افعال، ارادہ ونیت میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کو خالص کیا جائے۔ یہی چیز حنیفیت یعنی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے۔ جس کو اختیار کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر بندہ کو دیا ہے۔

شرک کی تاریخ

(اور قوم نوح نے کہا کہ ہر گز بھی اپنے معبودات کو نہ چھوڑنا، نہ ود کو، نہ سواع کو، نہ یغوث کو، نہ یعوق کو اور نہ نسر کو)(نوح:23)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح بخاری تفسیر سورۂ نوح میں ثابت ہے کہ یہ پانچ افراد قوم نوح علیہ السلام کے اولیاء وصالحین تھے جن کی وفات پر شیطان نے ان کی قوم کو گمراہ کیا کہ ان کی یادگار کے لیے تصاویر بنالو پھر جب وہ نسل فوت ہوگئی اور علم جاتا رہا تو شیطان نے لوگوں کو یہ کہہ کر گمراہ کیا کہ تمہارے باپ دادا ان قبروں اور تصاویر کی عبادت کیا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری تفسیر سورۂ نوح)

ہر دور میں مشرکین اللہ تعالیٰ کو رب، خالق، مالک ورازق ہونے میں اکیلا مانتے تھے مگر اس کی عبادت میں دیگر ہستیوں کو شریک کیا کرتے تھے:

(کہو [اے محمد ﷺ]: "کون تمہیں آسمان وزمین سے رزق مہیا کرتا ہے؟ یا کون تمہاری سماعت وبصارت کا مالک ہے؟ اور جو مردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردے کو؟ اور کون تمام امور کی تدبیر کرتا ہے؟" تو وہ (مشرکین عرب) کہیں گے کہ ایسا تو اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ آپ کہیں کہ: "تو پھر تم اس سے ڈرتے کیوں نہیں [اور پھر بھی اس کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہو؟]"). (یونس:31)

اس معانی کی اور بھی بہت سی آیات ہیں دیکھئے سورۂ (المؤمنون: 84-89)، (العنکبوت: 61،63)، (لقمان:25)، (الزمر:38)، (الزخرف: 9،87) وغیرہا۔ لیکن اس کے اقرار نے انہیں اسلام میں داخل نہیں کیا جب تک کہ وہ توحید کی دوسری اور اہم قسم یعنی توحید عبادت والوہیت پر ایمان نہ لائے۔

کیا مسلمان بھی شرک کرسکتا ہے

(ان میں سے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہی رہتے ہیں) (یوسف:106)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: (دن رات ختم نہیں ہوں گے (یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی) یہاں تک کہ (عرب میں) لات اور عزیٰ پھر نہ پوجے جائیں)۔ (صحیح مسلم 2908)

شرک کے انکار کے بغیر اسلام میں داخل نہیں ہوا جاسکتا

(اس لئے جو شخص طاغوت (اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں) کا انکار کرکے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے) (البقرۃ:256) اور کلمہ توحید لا الہ الا اللہ میں بھی پہلے نفی ہے "لا الہ" اللہ تعالیٰ کے سوا تمام باطل معبودات کا انکار اور پھر "الا اللہ" صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اقرار ہے۔

عبادت کا معنی اور اس کی اقسام

عبادت صرف نماز، روزہ، حج وزکوۃ ہی نہیں بلکہ عبادت ہر وہ قول، فعل واعتقاد ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی، بدنی ہوں یا قلبی، قولی ومالی جیسے رکوع، سجدہ، تعظیمی قیام، دعاء، فریاد، مافوق الاسباب مدد طلب کرنا، قسم کھانا، نذر ونیاز اور قربانی کرنا وغیرہ۔

شرکِ اکبر کی صورتیں

دعاء: (اور یہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لئے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو) (الجن:18)

اللہ تعالیٰ کو کسی مخلوق کے وسیلے وواسطے کی ضرورت نہیں بلکہ اسے براہ راست پکارنا اور دعاء کرنی چاہیے: (جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب بھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے) (البقرۃ:186)

بلکہ انبیاء واولیاء کو بطور وسیلہ پکارنا کہ ہم گنہگار ہیں اور ان مقرب ہستیوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں مشرکین کا عقیدہ ہوا کرتا تھا: (خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر صرف اسی لیے کہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کا رتبہ دلادیں۔ یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کررہے ہیں اس کا سچا فیصلہ اللہ خود کرے گا جھوٹے اور ناشکرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ راہ

نہیں دکھاتا)(الزمر:3)مزید دیکھیں (یونس:18)مزید تفصیل کے لیے پڑھیں ہمارا پمفلٹ "شرعی اور غیر شرعی وسیلہ"۔

رکوع وسجدہ: (الحج:77)اور(فصلت:37)۔

بطور عبادت قیام: (البقرة:238)اور **تعظیمی قیام بھی حرام ہے:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جسے یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے باادب کھڑے رہیں تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں پکڑلے)(صحیح ترمذی2755)۔

نذرونیاز وطواف: (پھر وہ حجاج اپنا میل کچیل دور کریں اور (اللہ تعالی کے لیے) اپنی نذریں پوری کریں،اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں)(الحج:29)

اعتکاف: (البقرة:125)اعتکاف اللہ تعالی کی عبادت ہے اور اس کے مشابہ مزار وبت خانے میں مجاور بن کر بیٹھنا شرک ہے۔

قربانی: (پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر)(الکوثر:2)حدیث: (اللہ تعالی کی لعنت ہو اس پر جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے)(صحیح مسلم1979)۔

استعانت(مدد طلب کرنا): (ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں)(الفاتحہ:4) حدیث: (جب مدد طلب کرو تو اللہ تعالی ہی سے مدد طلب کرو)(صحیح ترمذی 2156)

استعاذہ(پناہ طلب کرنا): (کہو میں پناہ طلب کرتا ہو لوگوں کے رب کی، ان کے مالک اور ان کے معبود اللہ تعالی کی)(الناس:1-3)

خوف: (اور ان سے خوف نہ کھاؤ بلکہ صرف میرا ہی خوف رکھو اگر تم مومن ہو)(آل عمران:175)۔

امید: (الاسراء:57)۔

توکل: (اور اللہ تعالی ہی پر توکل کرو اگر تم مومن ہو)(المائدة:23)۔

استغاثہ(فریاد کرنا): (جب تم اپنے رب سے فریادیں کر رہے تھے تو اس نے تمہاری سن لی)(الانفال:9)۔

الغرض انسان کی پوری زندگی اور مرنا بھی اللہ تعالی ہی کے لیے ہونا چاہیے: (کہو میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اول مسلمان ہوں)(الانعام:162-163)

دیگر شرکیہ اعمال

جادوگری: (سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا تھا بلکہ شیاطین نے کفر کیا تھا لوگوں کو جادو سکھا کر)(البقرة:102)حدیث: (مرد عورت میں محبت ڈالنے کے لیے جادو کرنا شرک ہے)(صحیح ابی داود3883)

تبرک: بعض نو مسلم صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ سے بطور تبرک ایک بیری کا درخت مقرر کرنے کو کہا کیونکہ مشرکین بھی بطور تبرک اپنے ہتھیار ایک بیری کے درخت پر لٹکاتے تھے تو آپ ﷺ نے اس مطالبے کو شرک قرار دیا۔(صحیح ترمذی2180)۔

مشرکین کے شرک کی حقیقت

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مشرکین اللہ تعالی کو خالق ورب نہیں مانتے تھے یا اس کی سرے سے عبادت ہی بجا نہیں لاتے تھے حالانکہ قرآن وسنت سے ثابت ہے کہ وہ اللہ تعالی ہی کو خالق ومالک مانتے تھے۔(یونس:31)اور اللہ تعالی کے لیے حج عمرہ کرتے، تلبیہ پکارتے، طواف کرتے وغیرہ(صحیح مسلم1187)اور اس سے دعاء بھی کیا کرتے تھے(الانفال:32)بلکہ شدید مشکل میں تو صرف اللہ کو ہی مشکل کشا سمجھ کر پکارتے دیکھیں (سورۂ یونس: 22) وغیرہ۔ مگر وہ مشرک اس لیے کہلائے کہ وہ اللہ تعالی کے ساتھ ساتھ غیر اللہ جیسے انبیاء واولیاء کی بھی عبادت کیا کرتے تھے اور ان کے بت تراش کر انہیں پکارا کرتے تھے۔ یہ بھی ایک غلطی فہمی ہے کہ وہ محض بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے حالانکہ قرآن وسنت سے ثابت ہے کہ وہ انبیاء واولیاء کی عبادت کیا کرتے تھے انہیں پکارتے اور ان کی نذرونیاز کرتے۔ جیسے نصاری سیدنا عیسی علیہ السلام کی اور یہود سیدنا عزیر علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے۔ مختلف مخلوقات کو اللہ کا شریک کیے جانے کے کچھ حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں:

انبیاء کی عبادت: (آل عمران:80)، **اولیاء کی عبادت:** (نوح:23)(الاسراء:57)۔ **فرشتوں کی عبادت:** (سباء:40-41)، **جنات کی عبادت:** (الانعام:100)، **علماء اور درویشوں کی عبادت:** (التوبة:31)اس کی تفسیر کے لیے دیکھیں صحیح ترمذی حدیث3095۔ **ایک دوسرے کو رب بنانا:** (آل عمران:64)، **دیگر انسانوں کی عبادت:** (الاعراف:194)، **عورتوں اور شیطان کی عبادت:** (النساء:117)۔

مشرکین فوت شدگان کے مزار بناتے اور انہیں پکارا کرتے تھے

(جنہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ وہ مردہ ہیں زندہ نہیں۔ اور انہیں تو یہ تک معلوم نہیں کہ انہیں قبروں سے دوبارہ کب اٹھایا جائے گا)(النحل:20-21)

امہات المومنین رضی اللہ عنہن فرماتی ہیں کہ ہم نے حبشہ میں نصاریٰ کی کنیسا دیکھی جس میں تصاویر تھیں۔ پس اس کا ذکر نبی کریم ﷺ کے سامنے فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ان کا یہ حال تھا کہ جب ان میں سے کوئی نیک صالح شخص فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے تھے اور اس قسم کی تصاویر بنا لیتے تھے۔ پس یہ لوگ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدترین مخلوق ہوں گے)۔ (صحیح بخاری 427) نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے روز تمام تصاویر، مورتیوں کے مٹانے اور پکے قبروں کو ڈھا کر زمین بوس کرنے کا حکم دیا۔ (صحیح مسلم 971)۔

ہر دور کے مشرکین کا عقیدہ: ہم ان انبیاء و اولیاء کی عبادت نہیں کرتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کے پاس وسیلہ بناتے ہیں

(پس قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے انہوں نے اللہ کے سوا جن جن کو اپنا معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ تو ان سے کھو گئے، بلکہ دراصل یہ محض جھوٹ اور بالکل بہتان تھا)(الاحقاف:28) (خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر صرف اسی لیے کہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کا رتبہ دلا دیں۔ یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا سچا فیصلہ اللہ خود کرے گا جھوٹے اور ناشکرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا) (الزمر:3)

ہر دور کے مشرکین کا عقیدہ: انبیاء و اولیاء ہماری مدد کا خود اختیار نہیں رکھتے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ صلاحیت عطاء فرمائی ہے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرکین تلبیہ کہا کرتے تھے اے اللہ ہم حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ انہیں فرماتے: تمہاری بربادی ہو اس سے آگے نہ بڑھو یہیں رک جاؤ۔ مگر وہ آگے بڑھ جاتے اور کہتے۔ ہاں تیرا کوئی شریک نہیں سوائے اس شریک کے جس شریک کا اور جو کچھ اس کی دسترس میں ہے اس کا بھی تو ہی مالک ہے (یعنی وہ تیرا بندہ ہے اور اس کے اختیارات بھی تیرے ہی عطاء کیے ہوئے ہیں)۔ (صحیح مسلم 1187)۔ فرمان الٰہی: (اے نبی آپ اِن مشرکین سے پوچھیں کہ کس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے، اور وہ پناہ دیتا

ہے جبکہ اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا، اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ، تو وہ جھٹ سے جواب دیں گے وہ تو اللہ ہی ہے، کہہ دیجئے پھر تم کدھر سے جادو کر دیے جاتے ہو) (المؤمنون:88-89)

بعض لوگوں کا کہنا کہ ہم تو ان کی عبادت نہیں کرتے یا فوت شدگان کو پکارنا شرک تو نہیں ہے

ایسے اعمال جو اگر اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کیے جائیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی عبادت شمار ہوتے ہیں اور کسی غیر کے لیے کرنا شرک کہلاتا ہے چاہے کرنے والا اپنے اس عمل کو عبادت کہے یا نہ کہے جیسا کہ شریعت محمدی میں کسی کے آگے سجدہ کرنا یہ شرک ہے اگرچہ کرنے والا کہتا رہے کہ میں نے عبادت کے لیے نہیں بلکہ تعظیم کے لیے یا کسی اور مقصد کے لیے کیا تھا۔ اوپر بیری کے درخت سے تبرک لینے والی حدیث گزری جس میں مطالبہ صرف تبرک لینے کا کیا گیا تھا مگر نبی کریم ﷺ نے اسے معبود بنانے کے مترادف قرار دیا۔ اسی طرح سے اوپر آیت گزری کہ اہل کتاب نے اپنے علماء اور درویشوں کو اپنا رب بنا لیا تھا یا ان کی عبادت کی تھی جس پر صحابی عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ جو پہلے نصرانی تھے فرمانے لگے کہ ہم نے ایسا نہیں کیا تھا تو آپ ﷺ نے بتایا کہ وہ جس حرام کو حلال کرتے تم اس میں پیروی کرتے اور جس حلال کو حرام کرتے تم اس میں پیروی کرتے یہی ان کی عبادت ہے اور یہی رب بنانا ہے۔ (صحیح ترمذی 3095) اگرچہ وہ اسے عبادت نہیں سمجھ رہے تھے مگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک یہ عبادت ہے اور رب بنانا ہے، اور ایسا کرنے والا مشرک ہے۔ اسی طرح سے مردوں کو پکارنے کو خود قرآن نے نام لے کر شرک قرار دیا ہے: (جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گھٹلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے آپ کو کوئی بھی حق تعالیٰ جیسا خبردار خبریں نہ دے گا)(فاطر:13-14)۔

موجودہ دور کے کلمہ گو مشرکین کا شرک سابقہ مشرکین کے شرک سے بدتر ہے

1- پہلے مشرکین صرف نیک اولیاء و صالحین کو پکارتے تھے مگر موجودہ دور کے مشرکین ایسوں کو بھی پکارتے ہیں جن کے بے دین، بے نمازی، قبر پرست، منشیات کا عادی، بدکار اور پاگل ہونے کی گواہی وہ خود دیتے ہیں۔

2- پہلے مشرکین صرف خوشحالی کی حالت میں شرک کیا کرتے تھے جبکہ مصیبت کے وقت خالص اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے: (وہ اللہ ایسا ہے کہ تم کو خشکی اور دریا میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعے سے لے کر چلتی ہیں

اور وہ لوگ ان سے خوش ہوتے ہیں ان پر ایک جھونکا سخت ہوا کا آتا ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں اٹھتی چلی آتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ (برے) آگھرے (اس وقت) سب خالص اعتقاد کرکے اللہ ہی کو پکارتے ہیں کہ اگر تو ہم کو اس سے بچالے تو ہم ضرور شکر گزار بن جائیں گے) (یونس:22) اور (العنکبوت:65)۔ لیکن موجودہ دور کے شرک میں مبتلا لوگ خوشحالی اور مصائب دونوں حالتوں میں غیر اللہ کو ہی مدد کے لیے پکارتے اور انہی کی دہائیاں دیتے ہیں۔

شرک کے اسباب

رحمت الٰہی سے ناامیدی: شیطان کا رحمت الٰہی سے ناامید کرکے انسان کے دل میں یہ عقیدہ بٹھا دینا کہ تم گنہگار ہو براہ راست اللہ تعالی کو نہیں پکار سکتے لہذا اولیاء وصالحین کو بطور وسیلہ دعاء میں استعمال کرو یا انہیں پکار کر اللہ تعالی کے یہاں سفارشی سمجھو۔ جس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔ دیکھیں (البقرۃ:186)، (الزمر:53)، (یوسف:87)۔

شفاعت ووسیلے کے عقیدے کے تعلق سے گمراہی: انبیاء وصالحین کی بروز قیامت شفاعت حق ہے مگر اللہ کی اجازت کے بعد اور جس کے حق میں وہ اجازت دے۔ اسی طرح سے دنیا میں زندہ حیات حاضر شخص سے دعاء کی درخواست کرنا بھی جائز ہے۔ لیکن انبیاء واولیاء سے دنیا میں شفاعت طلب کرنا انہیں پکارنا شرک ہے کیونکہ شفاعت کا اکیلا مالک اللہ تعالی ہے اس سے ہی طلب کی جاتی ہے۔ فرمان الٰہی: (کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (اوروں) کو (بلا دلیل واجازت کے) شفاعت کرنے والا مقرر کر رکھا ہے؟ آپ کہہ دیجئے! کہ گو وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں۔ کہہ دیجئے! کہ تمام سفارش کا مختار اللہ ہی ہے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کے لئے ہے۔ پھر تم سب اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے) (الزمر:43-44)۔

غلو: نبی کریم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: (میری تعریف میں اس طرح بڑھا چڑھا کر غلو نہ کرنا جیسا کہ نصاری نے عیسی بن مریم علیہ السلام کے ساتھ کیا۔ میں تو بس ایک بندہ ہی ہوں۔ پس مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہنا)۔ (صحیح بخاری 3445) اور فرمایا: (دین میں غلو سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قوموں کو بھی اسی دین میں غلو نے ہلاک کیا)۔ (صحیح ابن ماجہ 2473)۔

صحیح عقیدہ سے جہالت: جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (اسلام کی رسی کے پھندے ایک ایک کر کے کھل جائیں گے اگر اسلام میں ایسے لوگ آجائیں جنہیں جاہلیت کا کوئی علم نہیں)۔

(منهاج السنة النبوية (2/398 اور 4/590) مجموع الفتاوی (10/301 اور 15/54)۔

تعصب اور آباء واجداد پرستی: (اور ان سے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی کی نازل کردہ کتاب کی

تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقہ کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا، گو ان کے باپ دادے بے عقل اور گم راہ ہوں) (البقرۃ:170)۔

اندھی تقلید کرنا: اندھی تقلید کرنا اس طرح کہ عقیدے کی معاملے میں لوگوں کی باتوں کو بنا اس کی دلیل کی معرفت یا اس دلیل کی صحت معلوم کیئے لے لینا، جیسا کہ (اہلسنت والجماعت کے) مخالف فرقوں کا حال ہے، مثلاً خوارج، رافضہ، جہمیہ، معتزلہ، اشاعرہ، ماتریدیہ اور صوفیہ وغیرہ، ان سب نے اپنے سے پچھلے گمراہ سربراہوں کی پیروی کی، تو وہ گمراہ ہوئے اور صحیح عقیدہ سے منحرف ہو گئے۔

تعارف"۔

اللہ تعالی کی کونی (کائناتی) اور قرآنی آیات میں غور وتدبر سے غافل رہنا: اللہ تعالی کی کونی (کائناتی) اور قرآنی آیات میں غور وتدبر سے غافل رہنا، اور مادی تہذیب وتمدن سے شدید متاثر ہونا، یہاں تک کہ وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ یہ سب کچھ صرف انسانی قدرت کا نتیجہ ہے، لہذا انسانوں کی تعظیم ہونے لگی، اور تمام وسائل کو انسان کی محنت اور اس کی ایجادات کی طرف منسوب کیا جانے لگا، جیسا کہ قارون نے ان سے پہلے کہا تھا: (کہا یہ سب کچھ جو میرے پاس علم ولیاقت ہے اسی کے بل بوتے پر دیا گیا ہوں) (القصص:78) اور انہوں نے اس کی عظمت پر غور وفکر ہی نہیں کیا جس نے اس کائنات کو تخلیق کیا، اور اس میں یہ شاندار اور عمدہ خاصیتیں رکھیں، انسانوں کو پیدا کیا اور انہیں یہ طاقت دی کہ وہ ان خاصیتوں کو دریافت کر سکیں اور ان سے استفادہ حاصل کر سکیں: (حالانکہ تمہیں اور تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے) (الصافات:96)۔

اکثر گھرانے اپنی نسلوں کی صحیح رہنمائی سے دور ہو چکے ہیں: جیسا کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہے: (ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں) (صحیح بخاری 1292، صحیح مسلم 2658)۔

مسلم دنیا میں عموماً میڈیا اور تعلیمی مراکز کا اپنا کردار صحیح طور سے انجام نہ دینا: مسلم دنیا میں عموماً میڈیا اور تعلیمی مراکز کا اپنا کردار صحیح طور سے انجام نہ دینا، تعلیمی نصاب میں دین کی طرف کوئی خاص توجہ محسوس نہیں ہوتی، یا پھر بالکل ہی توجہ نہیں ہوتی۔ سمعی، بصری اور تحریری میڈیا، الغرض ہر قسم کا میڈیا محض بربادی اور ہلاکت اور انحراف کا ذریعہ بن کر رہ گیا ہے، جہاں محض مادی اور تفریحی چیزوں کا اہتمام ہوتا ہے، مگر وہ چیزیں جو اخلاق کو درست کریں اور صحیح عقیدہ کو راسخ کریں اس کا کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا، یہاں تک کہ ایسی نسل آئی جس میں کفر اور الحاد کی فوج کا مقابلہ کرنے کی بالکل صلاحیت نہ رہی۔ اور دین کے نام پر جو میڈیا کام کر رہا ہے تو وہ بھی شرک اور مظاہر شرک کو فروغ دینے میں پیش پیش ہے۔